باب
5

مشاہیر

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ :

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ (1058ء-1111ء) کا اصل نام محمد تھا' اور ابوحامد ان کی کنیت تھی۔ ان کے والد اور دادا کا نام بھی محمد تھا۔ حجۃ الاسلام ان کا لقب ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے شہر طوس کے قریب ایک گاؤں طاہران میں 1058 میں پیدا ہوئے۔طوس کو آج کل مشہد کہتے ہیں۔فردوسی اور نظام الملک کا تعلق بھی اسی مردم خیز خطے سے ہے۔ یہاں امام علی رضا علیہ السلام اور خلیفہ ہارون الرشید بھی دفن ہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے والد سوت فروش تھے۔غزل کے معنی کاتنے کے ہیں اس لیے ان کا خاندان غزالی کہلاتا ہے۔ان کے والد پڑھے لکھے نہیں تھے۔انھوں نے دونوں بیٹوں محمد غزالی اور احمد غزالی کی تعلیم کا خاص بندوبست کیا۔انھوں نے ابتدائی تعلیم طوس ہی میں حاصل کی۔اس کے بعد وہ جرجان چلے گئے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ جرجان سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد واپس آرہے تھے کہ ان کے قافلے کو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔امام کی سب سے قیمتی متاع ان کی علمی یادداشتیں تھیں جو کہ لوٹ لی گئیں۔ چنانچہ وہ ڈاکوؤں کے سردار کے پاس گئے کہ میری یہ علمی یادداشتیں واپس کر دیں۔اس نے یہ کاغذات تو لوٹا دیئے لیکن طنزاً کہا کہ اس علم کا کیا فائدہ کہ کاغذ کے ٹکڑے کھو جانے سے آپ کورے رہ گئے ہیں۔اس واقعہ کے بعد امام نے علم اپنے حافظے میں اتارنا شروع کیا۔

اس زمانے میں نیشاپور اور بغداد دو بڑے علمی مراکز تھے۔امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے نیشاپور کا رخ کیا اور یہاں مدرسہ نظامیہ میں اپنے وقت کے بڑے عالم دین امام الحرمین الجوینی سے کسبِ فیض کیا۔امام الحرمین کے سینکڑوں شاگردوں میں سے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ سب سے ممتاز تھے۔وہ اس ہونہار شاگرد پر ناز کیا کرتے تھے۔امام الحرمین کی وفات کے وقت،امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر صرف 28 سال تھی،لیکن علمی مرتبہ اس قدر بلند تھا کہ پوری اسلامی دنیا میں ان کا کوئی ہمسر نہ تھا۔

اس دور میں ترکوں کا سلجوقی خاندان بڑی وسیع سلطنت پر حکومت کرتا تھا اور انھیں علم وادب سے گہرا لگاؤ تھا۔نظام الملک طوسی کو شاہی دربار میں بلند مقام حاصل تھا۔ بلکہ کاروبارِ سلطنت اسی کے ہاتھ میں تھا۔اس دور میں تعلیم وتدریس کی ترقی میں ان کا بڑا کردار ہے۔

پوری سلطنت میں شاید ہی کوئی ایسی جگہ ہو جہاں مدرسہ قائم نہ ہو۔حکومت اس قدر خطیر رقم تعلیم پر خرچ کرتی تھی کہ جس کی اس دور میں نظیر نہیں ملتی۔امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نیشاپور سے بغداد آ گئے۔یہ دور مناظروں کا دور تھا۔سیکڑوں اہلِ علم یہاں جمع تھے۔مناظرہ کی مجلسیں ہوتیں اور ان میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ہی غالب رہتے۔انھیں صرف 34 برس کی عمر میں مدرسۂ نظامیہ کے صدر مدرس ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اب پوری اسلامی دنیا میں ان کی شہرت عام ہو چکی تھی۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے غربت میں تعلیم کی ابتدا کی لیکن جب انھیں بڑا عروج حاصل ہوا تو انھوں نے اپنی زندگی کا ایک حصہ بڑی خوش حالی میں گزارا۔غور و فکر کے بعد اکتاہٹ ان پر غالب آ گئی اور وہ ترک دنیا کر کے علمی مرکز بغداد سے نکل کر دمشق میں قیام پذیر ہوئے۔وہاں وہ اکثر مراقبہ و مجاہدہ میں مصروف رہنے لگے۔تصوف کی طرف مائل بھی ہوئے۔دمشق سے بیت المقدس گئے۔پھر حج کیا اور مصر کے شہر اسکندریہ میں مدت تک قیام پذیر رہے۔وہ مراکش بھی گئے۔دس برس تک سفر میں رہے اور سفر کے اختتام پر اپنی شہرہ آفاق کتاب ''احیاء علوم الدین'' تصنیف کی۔امام دوبارہ درس و تدریس کی طرف راغب ہوئے۔آخری عمر میں طوس میں گوشہ نشین ہو گئے۔ 1111ء میں تہران ہی میں ان کا انتقال ہوا۔ان کے بھائی احمد غزالی کے مطابق پیر کی صبح نیند سے بیدار ہو کر وضو کیا، نماز ادا کی، پھر کفن منگوایا۔اسے آنکھوں سے لگایا اور کہا کہ آقا کا حکم سر آنکھوں پر۔یہ کہہ کر پاؤں پھیلائے اور خالق حقیقی سے جا ملے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف علوم و فنون پر بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ان میں اصول فقہ، اصولِ فلسفہ، کلام منطق اور اخلاق کے بارے میں ان کی تصانیف زیادہ اہم ہیں۔ان کی تصانیف میں سے ''احیاء علوم الدین'' کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور ان کتب میں انھوں نے اعلیٰ پایہ کا فلسفۂ اخلاق بھی بیان کیا ہے۔

امام صاحب نے فلسفۂ اخلاق کے ابتدائی اصول حکمائے یونان سے لیے ہیں، البتہ نظامِ اخلاق خود ان کا پیش کردہ ہے۔ان کے مطابق جس طرح ایک شخص ظاہری طور پر خوب صورت یا بدصورت ہوتا ہے اسی طرح روحانی طور پر بھی انسان خوش اخلاق یا بداخلاق ہوتا ہے۔ اخلاق کی بہتری کے لیے امام تربیت کو لازمی قرار دیتے ہیں اور یہ تربیت بچپن سے دی جانی چاہیے۔بچہ سب سے پہلے کھانے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس لیے تعلیم و تربیت بھی یہیں سے شروع کی جانی چاہیے۔کھانے کے آداب سکھائے جائیں یہ اخلاقی تربیت کا نقطۂ آغاز ہے۔

بچے کی اخلاقی تربیت میں امام اچھے کاموں کی تحسین اور کمزوریوں پر چشم پوشی کو اہم سمجھتے ہیں۔امام اخلاقی امراض کی نشان دہی کے علاوہ ان کا علاج بھی تجویز کرتے ہیں۔امام صاحب نے اپنے افکار کو مثالوں سے واضح کیا ہے۔مثال کے طور پر غیبت ایک اخلاقی بیماری ہے اور ہمارے معاشرے میں اس کی جڑیں بہت گہری ہیں۔امام صاحب غیبت کے اسباب کا کھوج لگاتے ہیں کہ غصے میں انسان بے قابو ہو کر غیبت کرتا ہے۔محفل میں غیبت کا سلسلہ جاری ہو تو وہ بھی گرمیٔ صحبت میں شریک ہو جاتا ہے۔کسی کے بارے میں گمان کہ وہ میرے بارے میں بُرے خیالات رکھتا ہے غلط الزام، نقص نکالنا، حسد کرنا، مذاق اڑانا اور دل بہلانے کے لیے کسی کا تمسخر اڑانا وغیرہ اس بیماری کے اسباب ہیں۔اس تشخیص کے بعد وہ علاج تجویز کرتے ہیں کہ اپنی ذات کا محاسبہ کیا جائے اور بزرگوں کی صحبت سے استفادہ کیا جائے تو یہ اخلاقی بُرائیاں خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔امام صاحب کی تحقیق اور کھوج کے علاوہ ان کا اندازِ بیاں بھی دل میں اترنے والا ہے۔ان کی تصانیف اور علمی افکار و نظریات سے تمام انسان استفادہ کرتے ہیں۔نیز ان کے علمی جواہر پارے مشرق و مغرب میں یکساں مقبول ہیں۔

مشق

(الف) مفصل جوابات لکھیں۔

1- امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم کیسے حاصل کی، تفصیل سے لکھیے۔

(ب) سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

1- امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان غزالی کیوں کہلاتا ہے؟

2- ڈاکوؤں نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے کون سی قیمتی متاع لوٹ لی؟

3- نظام الملک طوسی کی وجہء شہرت کیا ہے؟

4- امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کن علوم پر کتابیں لکھی ہیں؟

5- بچوں کی اخلاقی تربیت میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا نقطۂ نظر کیا ہے؟

(ج) دُرست جواب کی نشاندہی کیجیے۔

1- امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ .... میں پیدا ہوئے۔

(ا) طوس (ب) طاہران (ج) بغداد (د) جرجان

2- امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں اہم تعلیمی مراکز تھے۔

(ا) بغداد اور دمشق (ب) نیشاپور اور جرجان (ج) طوس اور طاہران (د) بغداد اور نیشاپور

3- غور وفکر سے اکتا کر امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ .... میں مصروف ہو گئے۔

(ا) تصوف (ب) تدریس (ج) مراقبہ ومجاہدہ (د) عبادت

4- امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فلسفہ اخلاق کے ابتدائی اصول .... سے لیے ہیں۔

(ا) علمائے دمشق (ب) علمائے بغداد (ج) اہلِ یونان (د) نظام الملک طوسی

5- آخری عمر میں آپ .... میں گوشہ نشین ہو گئے۔

(ا) دمشق (ب) مکہ (ج) طوس (د) بغداد

(د) صحیح جملے کے سامنے "ص" اور غلط کے سامنے "غ" لکھیں۔

1- امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے دادا کا نام محمد تھا۔

2- امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد کے مدرسہ نظامیہ میں تعلیم پائی۔

3- امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ 35 سال کی عمر میں مدرسہ کے مدرس بنے۔

4- مشہد کا پرانا نام طوس تھا۔

5- تعلیم و تربیت میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کھانے کے آداب سے ابتدا ضروری سمجھتے ہیں۔

(ہ) طلبہ کے لیے سرگرمیاں:

1- طلبہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے کارناموں اور اعزازات کا خاکہ تیار کریں اور کمرۂ جماعت میں نمایاں جگہ پر آویزاں کریں۔

(و) اساتذہ کے لیے ہدایات:

1- امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کے منفرد پہلوؤں پر مزید روشنی ڈالیں۔

2- لائبریری سے ان کی چند تصانیف کے بارے میں طلبہ کو بتائیں اور مختصراً ان کتب کے موضوعات سے آگاہ کریں۔

☆☆☆☆

فلورنس نائٹ انگیل ۔ایک نیک دل نرس (FLORENCE NIGHTINGALE)

نرسنگ ایک مقدس پیشہ :

عورتیں فطرتاً نرم دل، مخلص، محبت، ایثار اور قربانی کے جذبے سے سرشار ہوتی ہیں۔ اس لیے وہ تعلیم (خصوصاً چھوٹے بچوں کے لیے) اور طِب کے پیشوں کے لیے موزوں خیال کی جاتی ہیں۔ نہ صرف موزوں، بلکہ وہ مردوں کی نسبت ان پیشوں میں زیادہ کامیاب بھی رہتی ہیں۔ آج ہم ایک ایسی ہی خاتون کا ذکر کر رہے ہیں، جس نے اپنے قلبی لگاؤ اور محنت سے طب کی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا تھا۔

فلورنس نائٹ انگیل

نرسنگ ایک مقدس پیشہ ہے۔ اگرچہ مرد بھی اس پیشے سے وابستہ ہوتے ہیں، لیکن زیادہ تر عورتیں یہ فریضہ ادا کرتی ہیں۔ آپ کسی بھی ہسپتال میں جا کر دیکھیں، تو ڈاکٹروں کے شانہ بشانہ نرسیں بھی مریضوں کی دلجوئی، مدد، علاج معالجے اور دیکھ بھال میں مصروفِ عمل نظر آتی ہیں۔ اگرچہ زمانۂ قدیم میں خواتین مریضوں اور زخمیوں کی دیکھ بھال اور مرہم پٹی کرتی رہی ہیں، لیکن اٹھارھویں صدی کے وسط تک نرسنگ ایک معمولی پیشہ سمجھا جاتا تھا، اور اس میں چند غیر تربیت یافتہ افراد ہی حصہ لیا کرتے تھے۔ ایک عظیم خاتون فلورنس نائٹ انگیل (Florence Nightingale) نے خدمت کے بے لوث جذبے سے سرشار ہو کر اس پیشے کو ایک معزز اور باوقار پیشہ بنا دیا۔ چنانچہ آج دنیا بھر میں لاکھوں خواتین اس پیشے سے وابستہ ہیں۔

فلورنس نائٹ انگیل (1820ء۔1910ء) میں اٹلی کے شہر فلورنس میں ایک امیر گھرانے میں پیدا ہوئیں اور اس شہر کا نام بعد میں ان کے نام کا حصہ بنا۔ ان کا بچپن انگلستان میں گزرا۔ اگرچہ ان کی والدہ سخت مزاج خاتون تھیں، لیکن نائٹ انگیل بچپن ہی سے صبر، حوصلے اور ایثار سے کام لیتی تھیں۔ گویا وہ نرسنگ کا مزاج لے کر پیدا ہوئی تھیں۔ انہوں نے گھر والوں کی مخالفت کے باوجود نرسنگ کا فن پوری توجہ سے سیکھا۔ اس پیشے سے ان کی وابستگی اس قدر ہوئی، کہ انھوں نے اپنی ہر خواہش کو اس خدمت پر قربان کر دیا۔ انہیں بحیثیت نرس خدمت کے دوران معاشرے کے عالی مرتبت اشخاص کی جانب سے شادی کا پیغام دیا گیا، لیکن انھوں نے شادی کو نرسنگ کی خدمت میں حائل سمجھ کر انکار کر دیا۔

فلورنس نائٹ انگیل کی زندگی خدمتِ خلق میں بسر ہو رہی تھی، کہ جنگِ کریمیا میں ان کی شرکت انھیں زندگی کے ایسے موڑ پر لے

آئی، کہ ان کی شہرت کو چار چاند لگ گئے۔ دیگر 38 نرسوں کے ہمراہ انہیں اس جنگ میں زخمیوں کی دیکھ بھال کے لیے بھیجا گیا۔اس گروپ کی تربیت انھوں نے خود کی تھی۔ 1854ء میں جب وہ سکوتری پہنچیں تو برطانوی زخمی اور بیمار سپاہیوں کی حالت بدتر تھی۔ ایک بڑی تعداد موت کے منہ میں جارہی تھی' اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کی آنکھوں کے سامنے چار ہزار سپاہی لقمۂ اجل بن گئے۔ انھوں نے اپنی ساتھی نرسوں کی مدد سے بڑی جانفشانی سے مریضوں کی دیکھ بھال شروع کی' اور چھ ماہ کی قلیل مدت میں حالات پر قابو پالیا۔اب سپاہیوں کی شرح اموات 42 فیصد سے کم ہوکر صرف 2 فیصد رہ گئی۔

جب فلورنس نائٹ انگیل جنگ کریمیا سے واپس آئیں تو قوم نے ان کا خوش دلی سے استقبال کیا۔50 ہزار پاؤنڈ فنڈ جمع کیا جاچکا تھا۔فلورنس نے اس فنڈ سے لندن کے سینٹ پال ہسپتال میں نرسوں کی تربیت گاہ قائم کی، جہاں سے نرسوں کا پہلا تربیت یافتہ گروپ 1865ء میں فارغ ہوا۔اس ادارے کی کارکردگی کو دنیا بھر میں پذیرائی حاصل ہوئی' اور بعدازاں امریکا اور دیگر ممالک میں اسی طرح کے نرسنگ سکولز بن گئے۔

فلورنس کو اپنے امیر باپ کی طرف سے وراثت سے اتنا کچھ ملا کہ وہ گھر بیٹھے پُرسکون زندگی بسر کرسکتی تھیں،لیکن انہوں نے انسانیت کی خدمت کے لیے زندگی وقف کردی تھی' اور اس پیشے کو باوقار اور زیادہ مفید بنانے کے لیے دن رات ایک کردیا۔انھوں نے تربیت کے ساتھ ساتھ نرسنگ کا نصاب بھی مرتب کیا۔اس سلسلے میں ان کی دو کتب ہسپتال کے لیے یادداشتیں (Notes on Hospital) اور نرسنگ کے لیے یادداشتیں (Notes on Nursing) بنیادی اہمیت کی حامل ہیں۔

فلورنس نائٹ انگیل کی خدمت کا اعتراف دنیا بھر میں کیا گیا۔ 1883ء میں ملکہ وکٹوریہ نے انھیں رائل ریڈ کراس ایوارڈ دیا،اور 1886ء میں وہ آرڈر آف میرٹ لینے والی پہلی خاتون بن گئیں۔آخر کار وہ 1910ء میں 90 برس کی عمر میں اس دنیا سے رخصت ہوئیں۔

فلورنس نائٹ انگیل تو زندگی گزار کر اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئیں،لیکن ان کی خدمات کی وجہ سے نرسنگ کو ایک مقدس اور ممتاز پیشے کا درجہ حاصل ہوا۔آج بھی ہزاروں خواتین اور مرد اس پیشے سے وابستہ ہوکر انسانیت کی خدمت کرنا اپنے لیے قابلِ فخر تصور کرتے ہیں۔جب بھی کوئی نرس کسی مریض کی دیکھ بھال اور خدمت کرتی ہے،تو وہ فلورنس نائٹ انگیل کو خراجِ عقیدت پیش کرتی ہے۔

☆☆☆☆

مشق

(الف) مفصل جواب لکھیں۔

1- نرسنگ کے شعبے میں فلورنس نائٹ انگیل کی خدمات پر تحریر کریں۔

(ب) سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

1- فلورنس نائٹ انگیل کہاں پیدا ہوئیں؟

2- فلورنس نائٹ انگیل اور اس کی ماں کے مزاج میں کیا فرق تھا؟

3- کون سی جنگ میں فلورنس نائٹ انگیل کی صلاحیتیں سامنے آئیں۔

4- فلورنس نائٹ انگیل کی تصانیف کن موضوعات پر ہیں؟

5- ملکہ وکٹوریہ نے فلورنس نائٹ انگیل کو کون سا ایوارڈ دیا؟

(ج) دُرست جواب کی نشاندہی کیجیے۔

1- اٹھارھویں صدی کے وسط تک نرسنگ....................۔

(ا) ایک باوقار پیشہ بن چکا تھا۔ (ب) ابتدائی مراحل میں تھا۔

(ج) اس سے صرف چند افراد وابستہ تھے۔ (د) سرے سے پیشہ ہی نہیں تھا۔

2- فلورنس نائٹ انگیل کا بچپن....................میں بسر ہوا۔

(ا) اٹلی (ب) انگلستان (ج) ترکی (د) فلورنس

3- نرسنگ سے ذہنی وابستگی کا یہ نتیجہ نکلا کہ....................۔

(ا) نائٹ انگیل نے تعلیم ترک کر دی۔ (ب) نرسنگ کی مزید تعلیم کے لیے انگلستان چلی گئیں۔

(ج) شادی کرانے سے انکار کر دیا۔ (د) اپنی ہر خواہش کو نرسنگ پر قربان کر دیا۔

4- نائٹ انگیل....................ساتھی نرسوں کے ساتھ جنگ کریمیا میں شریک ہوئیں۔

(ا) 18 (ب) 28 (ج) 38 (د) 48

5- نائٹ انگیل کا ایک اہم کام یہ ہے کہ....................۔

(ا) انھوں نے نرسنگ کو باوقار پیشہ بنا دیا (ب) خواتین کے لیے اسے پُرکشش بنا دیا

(ج) نرسنگ کا نصاب مرتب کر دیا (د) ساری زندگی نرسنگ کے لیے وقف کر دی

(د) سبق کے متن کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مناسب لفظ سے خالی جگہ پُر کریں۔

-1 فلورنس نائٹ انگیل.................. میں پیدا ہوئیں۔ (1820ء، 1830ء، 1840ء)

-2 فلورنس نائٹ انگیل نے بچپن.................. میں گزارا۔ (فلورنس، اٹلی، انگلستان)

-3 فلورنس نائٹ انگیل کی دیکھ بھال کے بعد شرح اموات.................. رہ گئی۔ (2فیصد، 10 فیصد، 20فیصد)

-4 قوم نے اسے.............. پونڈ قومی خدمات کے لیے دیے۔ (20ہزار، 50ہزار، 75ہزار)

-5 فلورنس نے.................. سال کی عمر میں وفات پائی۔ (80سال، 90سال، 100 سال)

(ہ) طلبہ کے لیے سرگرمیاں:

-1 فلورنس نائٹ انگیل کی تصویر لگا کر ان کے سوانحی کوائف درج کر کے چارٹ بنائیں۔ نیز ان کی تصانیف کے نام بھی درج کریں۔

-2 چند طلبہ کسی ہسپتال یا نرسنگ ہوم میں جا کر ایک نرس کا انٹرویو کریں۔ اس کے فرائض اور مشکلات نوٹ کریں اور واپس آ کر اپنے ساتھی طلبہ کو بتائیں۔

-3 ایک نرس کے فرائض کا چارٹ مرتب کر کے آویزاں کریں۔

(و) اساتذہ کے لیے ہدایات:

☆ اگر آپ کو، کسی رشتہ دار یا دوست کو ہسپتال میں رہنے کا تجربہ ہوا ہے تو وہاں ایک نرس کے پیشے سے وابستگی کے بارے میں اپنے مشاہدات سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

☆☆☆☆

فرہنگ

مذہب کی ذاتی اور نفسیاتی اہمیت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ادوار	دور کی جمع، زمانے	وافر	کثرت سے
صحیفے	انبیاء پر نازل ہوئے چھوٹے پیغام	اجتناب کرنا	بچنا
آفات	بلائیں، مصیبتیں	مباحث	بحث، تفتیش کرنا
بیّا	ایک چھوٹا سا پرندہ	دانشور	عقل مند
سماجیات	سماج سے متعلق علم	مستحکم منصوبہ بندی	مضبوط منصوبہ بندی
تحت الشعور	شعور اور لاشعور کا درمیانی پردہ	میلانات	رُجحانات
توکل	بھروسا	بدگوئی	بدکلامی
جبلّت	فطری عادت	خلش	کھٹک، چُبھن
توانا	طاقت ور	روگ	دکھ، وبال، جنجال
استوار کرنا	مضبوط بنانا	عمرانیات	انسان کے رہن سہن اور معاشرت کا علم
استحکام	مضبوطی	کان دھرنا	توجہ دینا
علم بردار	جھنڈا اٹھانے والا، پیش پیش	ماخذ	منبع، سرچشمہ
خاصہ	خاصیت، خاص بات	حرمت	عزت
دستور العمل	طور طریقہ، کام کا طریقہ	شعور و لاشعور	انسانی دماغ کے حصّے

جین مت/تعارف اور ارتقا

قبل مسیح (BC)	حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے کا زمانہ (Common Era)	عرصۂ حیات	زندگی کا وقت
BCE	Before Common Era	سخت ریاضت کرنا	ان تھک محنت کرنا
پرچار کرنا	تبلیغ کرنا	نروان پانا	نجات پانا
پالن کرنا	عمل کرنا	جوئے شیر لانا	بہت مشکل کام

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
باغیانہ افکار	باغی نظریات	میتھرا/جھارکھنڈ	شہروں کے نام
ترویج وترقی	بڑھوا دینا	پنر جنم	مرنے کا بعد دوبارہ پیدا ہونے کا نظریہ
رسم الخط	تحریر کا انداز	اَبدی	غیر فانی جس کی کوئی حد نہ ہو
بنارس	ہندو دھرم کا مذہبی شہر	نفس کُشی	خواہشات کو کچل دینا
اوا گون	یہ عقیدہ کہ روح موت کے بعد دوسرے جسم میں آ جاتی ہے	پرچارک	پرچار کرنے والا، مُبلغّ
عدم جارحیت	حملہ کرنے کی ممانعت	عدم تشدد	زیادتی نہ کرنا
مستفید ہونا	طلب کرنا	جانشین	وارث
ارتقا	ترقی، بڑھاوا	دقیق	مشکل

خدا کی عظمت

تاخیر کرنا	دیر کرنا	درہم برہم	بے ترتیب ہونا
نظم میں پرونا	ایک ترتیب میں کرنا	تخلیق	پیدا کرنا
درہم برہم ہونا	تلپٹ ہونا، اوپر نیچے ہونا	پالن ہار	پالنے والا
اوتار	ہندو عقیدے کے مطابق ایشور کا انسانی شکل میں آ کر لوگوں کی مدد اور اصلاح کرنا	کثرت نمائی	توحید کا متضاد

عبادت گاہ اور نظام ہائے عبادت کے انسانی رویوں پر اثرات

سیوا	خدمت	اشنان کرنا	نہانا
گنگا جل	دریائے گنگا کا پانی	پروہت	برہمن جو موت اور بیاہ کی رسوم ادا کرتا ہے
کاتک	ہندی سال کا ساتواں مہینا (تقریباً 15 اکتوبر سے 15 نومبر تک)	پوتر	پاک
جاپ کرنا	تکرار کرنا	لامہ	بدھ مت کا مذہبی رہنما
خبیث	گندہ، ناپاک، بدظن	بھکشو	تارک الدنیا بدھ
استطاعت	طاقت، حیثیت	سمرن	ذکر الٰہی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مراقبہ کرنا	تنہائی میں بیٹھ کرغوروفکر کرنا	جواز مل گیا	اجازت مل گئی
فنا ہونا	ختم ہوجانا	مصائب وآلام	تکلیفیں اور مشکلات
فوقیت دینا	اہمیت دینا	دستگیری کرنا	مدد کرنا
مافوق الفطرت	عقل وفہم سے بالاتر	بدعت	مذہبی قوانین سے ہٹ کر عمل کرنا
معبودِ حقیقی	اصلی خدا	عصرِ جدید	نیا زمانہ
پالن ہار	پالنے والا (خدا تعالیٰ)	علیم وخبیر	علم کی خبر رکھنے والا
پرشاد	تبرک	نظامِ فطرت	قدرت کا نظام
ربوبیت	خدا ہونے کی خوبی	خالقیت	خلق کرنا
الوہی صفات	خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے کی صفات	بلاتفریق	بغیر کسی فرق کے
عناصر	عنصر کی جمع	یروشلم	ایک شہر کا نام
اجتماعی عبادات	بہت سے لوگوں کا مل کر عبادت کرنا	امن وآشتی	امن وامان
ستر میں ہونا	شرم وحیا میں رہنا	قیام کرنا	کھڑے ہونا
قرأت کرنا	صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنا	قعدہ کرنا	نماز میں التحیات میں بیٹھنا
مفصل احکام	تفصیلی احکامات	نصاب مقرر کرنا	حد مقرر کرنا
صاحبِ استطاعت	حثیت کے مطابق	خوش الحان	خوبصورت آواز
چبوترا	بلند جگہ	براجمان ہونا	عزت سے بیٹھنا

عبادت گاہوں کے آداب / عوامی مقامات کے آداب

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
برہنہ حالت	بغیر لباس	حمدیہ گیت	خدا کی شان کے گیت
مودب	باادب	قبلہ رُو ہونا	خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنا
دستاویزی	تحریری شکل میں	روایات	سینہ بہ سینہ بات آگے بڑھنا
استحقاق	حق	مربوط پرواز	ایک پرواز سے اتر کر دوسری پرواز پکڑنا
نقطۂ نظر	سوچ / خیال	تلقین کرنا	تاکید کرنا
استفادہ کرنا	فائدہ اٹھانا	قوتِ کار	کام کرنے کی طاقت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رجوع کرنا	متوجہ ہونا	خلل نہ پڑنا	رکاوٹ نہ ڈالنا

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

خراسان/طوس/مشہد/ جرجان/نیشاپور	ایران کے شہروں کے نام	بغداد	عراق کا شہر
خطیر رقم	بہت زیادہ پیسے	نظیر نہیں ملتی	مثال نہ ملنا
تمسخر اُڑانا	مزاق اُڑانا	شہرہ آفاق	دُنیا بھر میں مشہور
جوہر پارے	قیمتی ٹکڑے	چشم پوشی کرنا	نظرانداز کرنا
کسبِ فیض کرنا	فائدہ اٹھانا	یادداشتیں	نوٹس،تحریریں

فلورنس نائٹ انگیل

ایثار	قربانی	شانہ بشانہ	ساتھ ساتھ
جنگ کریمیا	روس اور فرانس (اور اس کے اتحادیوں) کے درمیان لڑی جانے والی جنگ	مخلص	خالص/سچا
خدمتِ خلق	مخلوق کی خدمت	وابستگی	واسطہ/لگاؤ

☆☆☆☆